سورہ نمبر
(۱۹)

سُوۡرَةُ مَرۡیَمَ

مع کنز الایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سورۃ مریم

ام المؤمنین حضرت ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نجاشی (شاہ حبشہ) نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کیا تمھارے ساتھ اس کتاب کا کچھ حصہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی جانب سے لائے ہیں، انھوں نے کہا ہاں اس کے بعد نجاشی کے سامنے حضرت جعفر نے سورۂ مریم کٓھٰیٰعٓصٓ کا ابتدائی حصہ تلاوت فرمایا نجاشی اتنا رویا کہ (آنسو سے) اس کی ڈاڑھی بھیگ گئی اوراس کے پادری بھی اس قدر روئے کہ ان سبھی کے صحیفے بھیگ گئے جس وقت انھوں نے حضرت جعفر سے سورۂ مریم کا ابتدائی حصہ سنا، پھر نجاشی نے کہا بلاشبہ یہ اور وہ جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام لائے ہیں ایک ہی طاقچہ سے نکلتے ہیں۔

(در منثور، ص:۲۵۸، ج:۴، امام احمد، اب ابی حاتم ودلائل بیہقی)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور

سُورَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَّثَمَانٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ مریم مکی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا[1]) اس میں ۹۸ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

كٓهٰيٰعٓصٓ ① ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ② اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

یہ مذکور ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی جب اس نے اپنے رب کو

[1] سورۂ مریم مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اٹھانوے آیتیں، سات سو اسی کلمے اور تین ہزار سات اسی (۳۷۸۰) حروف ہیں۔

نِدَاۤءً خَفِيًّا (٣) قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ

آہستہ پکارا ف١ عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی ف٢ اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا

شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَاۤىِٕكَ رَبِّ شَقِيًّا (٤) وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ

پھوٹا ف٣ اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا ف٤ اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت والوں کا

وَّرَاۤءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا (٥)

ڈر ہے ف٥ اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھائے ف٦

يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا (٦) يٰزَكَرِيَّآ

وہ میرا جانشین ہو اور اولاد یعقوب کا وارث ہو اور اے میرے رب اسے پسندیدہ کر ف٧ اے زکریا

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ﹰاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا (٧) قَالَ

ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جسکا نام یحییٰ ہے اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا عرض کی

رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ

اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہوگا میری عورت تو بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے سوکھ جانے کی

الْكِبَرِ عِتِيًّا (٨) قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ

حالت کو پہونچ گیا ف٨ فرمایا ایسا ہی ہے ف٩ تیرے رب نے فرمایا وہ مجھے آسان ہے اور میں نے

خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا (٩) قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ

تو اس سے پہلے تجھے اسوقت بنایا جب تو کچھ بھی نہ تھا ف١٠ عرض کی اے میرے رب مجھے کوئی نشانی دیدے ف١١

قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا (١٠) فَخَرَجَ عَلٰى

فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات دن لوگوں سے کلام نہ کرے بھلا چنگا ہو کر ف١٢ تو اپنی قوم پر

قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا (١١)

مسجد سے باہر آیا ف١٣ تو انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو ف١٤

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا (١٢) ۙ وَّحَنَانًا مِّنْ

اے یحییٰ کتاب ف١٥ مضبوط تھام اور ہم نے اسے بچپن ہی میں نبوت دی ف١٦ اور اپنی طرف سے مہربانی

لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا (١٣) ۙ وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا

ف١٧ اور ستھرائی ف١٨ اور کمال ڈر والا تھا ف١٩ اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنیوالا تھا زبردست و نافرمان نہ تھا ف٢٠

ف١ کیونکہ اخفا ریا سے دور اور اخلاص سے معمور ہوتا ہے نیز یہ بھی فائدہ تھا کہ پیرانہ سالی کی عمر میں جبکہ سن شریف پچہتر یا اسی برس کا تھا اولاد کا طلب کرنا احتمال رکھتا تھا کہ عوام اس پر ملامت کریں اس لیے بھی اس دعا کا اخفا مناسب تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ ضعف پیری کے باعث حضرت کی آواز بھی ضعیف ہو گئی تھی (مدارک خازن) ف٢ یعنی پیرانہ سالی کا ضعف غایت کو پہنچ گیا کہ ہڈی جو نہایت مضبوط عضو ہے اس میں کمزوری آگئی تو باقی اعضاء و قویٰ کا حال محتاج بیان ہی نہیں ف٣ کہ تمام سر سفید ہو گیا ف٤ ہمیشہ تو نے میری دعا قبول کی اور مجھے مستجاب الدعوات کیا ف٥ چچازاد وغیرہ کا کہ وہ شریر لوگ ہیں کہیں میرے بعد دین میں رخنہ اندازی نہ کریں جیسا کہ بنی اسرائیل سے مشاہدہ میں آچکا ہے ف٦ اور میرے علم کا حامل ہو ف٧ کہ تو اپنے فضل سے اسکو نبوت عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا ف٨ یہ سوال استبعاد نہیں بلکہ مقصود یہ دریافت کرنا ہے کہ عطائے فرزند کس طریقہ پر ہوگا کیا دوبارہ جوانی مرحمت ہوگی یا اسی حال میں فرزند عطا کیا جائے گا۔ ف٩ تمہیں دونوں سے لڑکا پیدا فرمانا منظور ہے ف١٠ تو جو معدوم کے موجود کرنے پر قادر ہے اس سے بڑھاپے میں اولاد عطا فرمانا کیا عجب ف١١ جس سے مجھے اپنی بی بی کے حاملہ ہونے کی معرفت ہو ف١٢ صحیح سالم ہو کر بغیر کسی بیماری کے اور بغیر گونگا ہونے کے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان ایام میں آپ لوگوں سے کلام کرنے پر قادر نہ ہوتے جب اللہ کا ذکر کرنا چاہتے زبان کھل جاتی ف١٣ جو اس کی نماز کی جگہ تھی اور لوگ پس محراب انتظار میں تھے کہ آپ اُن کے لیے دروازہ کھولیں تو وہ داخل ہوں اور نماز پڑھیں جب حضرت زکریا علیہ السلام باہر آئے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا گفتگو نہیں فرما سکتے تھے یہ حال دیکھ کر لوگوں نے دریافت کیا کیا حال ہے۔ ف١٤ اور حسب عادت فجر و عصر کی نمازیں ادا کرتے رہو اب حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے کلام نہ کر سکنے سے جان لیا کہ آپ کی بیوی صاحبہ حاملہ ہو گئیں اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت سے دو سال بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ف١٥ یعنی توریت کو ف١٦ جبکہ آپ کی عمر شریف تین سال کی تھی اسوقت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو عقل کامل عطا فرمائی اور آپ کی طرف وحی کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہی قول ہے اور اتنی سی عمر میں فہم و فراست اور کمال عقل و دانش خوارق عادات میں سے ہے اور جب بکرم الٰہی یہ حاصل ہو تو اس حال میں نبوت ملنا کچھ بھی بعید نہیں لہٰذا اس آیت میں حکم سے نبوت مراد ہے یہی قول صحیح ہے بعض مفسرین نے اس سے حکمت یعنی فہم توریت اور فقہ فی الدین بھی مراد لی ہے (خازن و مدارک وغیرہ) منقول ہے کہ اس کمسنی کے زمانہ میں بچوں نے آپ کو کھیل کے لیے بلایا تو آپ نے فرمایا مَا لِلَّعِبِ خُلِقْنَا ہم کھیل کے لیے پیدا نہیں کیے گئے ف١٧ عطا کی اور انکے دل میں رقت و رحمت رکھی کہ لوگوں پر مہربانی کریں ف١٨ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے یہاں طاعت و اخلاص مراد ہے ف١٩ اور آپ خوف الٰہی سے بہت گریہ و زاری کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک پر آنسوؤں سے نشان بن گئے تھے ف٢٠ یعنی آپ نہایت متواضع اور خلیق تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطیع۔

منزل ٤

عَصِيًّا ﴿١٤﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ

اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائیگا

حَيًّا ﴿١٥﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا

ف۱ اور کتاب میں مریم کو یاد کرو ف۲ جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی ف۳

شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۪ فَأَرْسَلْنَآ إِلَيْهَا رُوْحَنَا

تو ان سے ادھر ف۴ ایک پردہ کرلیا تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا ف۵

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ

وہ اسکے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا بولی میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا

كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ إِنَّمَآ أَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِأَهَبَ لَكِ غُلٰمًا

ڈر ہے بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں

زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾

بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا نہ میں بدکار ہوں

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ

کہا یونہی ہے ف۶ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ ف۷ مجھے آسان ہے اور اسلیے کہ ہم اُسے لوگوں کیواسطے نشانی

رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا

ف۸ کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت ف۹ اور یہ کام ٹھہر چکا ہے ف۱۰ اب مریم نے اُسے پیٹ میں لیا پھر اُسے لیکر ہوئے ایک دور جگہ

قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَأَجَآءَهَا الْمَخَاضُ إِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ

چلی گئی ف۱۱ پھر اُسے جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا ف۱۲ بولی ہائے کسی طرح

مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ أَلَّا

میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہوجاتی تو اُسے ف۱۳ اسکے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا

تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّيْٓ إِلَيْكِ بِجِذْعِ

ف۱۴ بیشک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہادی ہے ف۱۵ اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا

النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ

تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی ف۱۶ تو کھا اور پی اور آنکھ

ع ۱۵ ۴ — الربع — منزل ۴

ف۱ کہ یہ تینوں دن بہت اندیشہ ناک ہیں کیونکہ ان میں آدمی وہ دیکھتا ہے جو اس سے پہلے اُس نے نہیں دیکھا اسلیے اُن تینوں موقعوں پر نہایت وحشت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا اکرام فرمایا کہ اُنھیں ان تینوں موقعوں پر امن و سلامتی عطا کی ف۲ یعنی اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن کریم میں حضرت مریم کا واقعہ پڑھکر اُن لوگوں کو سنائیے تاکہ اُنھیں اُنکا حال معلوم ہو ف۳ اور اپنے مکان میں یا بیت المقدس کی شرقی جانب میں لوگوں سے جدا ہو کر عبادت کیلیے خلوت میں بیٹھیں ف۴ یعنی اپنے اور گھر والوں کے درمیان ف۵ جبریل علیہ السلام ف۶ یہی منظور الٰہی ہے کہ تمھیں بغیر مرد کے چھوئے ہی لڑکا عنایت فرمائے ف۷ یعنی بغیر باپ کے بیٹا دینا ف۸ اور اپنی قدرت کی برہان ف۹ انکے لیے جو اُس کے دین کا اتباع کریں اسپر ایمان لائیں ف۱۰ علم الٰہی میں اب نہ رد ہوسکتا ہے نہ بدل سکتا ہے جب حضرت مریم کو اطمینان ہوگیا اور اُنکی پریشانی جاتی رہی تو حضرت جبریل نے اُنکے گریبان میں یا آستین میں یا دامن میں یا منہ میں دم کیا اور وہ بقدرت الٰہی فی الحال حاملہ ہوگئیں اسوقت حضرت مریم کی عمر تیرہ سال یا دس سال کی تھی ف۱۱ اپنے گھر والوں سے اور وہ جگہ بیت لحم تھی وہب کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص کو حضرت مریم کے حمل کا علم ہوا وہ اُنکا چچا زاد بھائی یوسف نجار ہے جو مسجد بیت المقدس کا خادم تھا اور بہت بڑا عابد شخص تھا اسکو جب معلوم ہوا کہ مریم حاملہ ہیں تو نہایت حیرت ہوئی جب چاہتا تھا کہ اُنپر تہمت لگائے تو اُنکی عبادت و تقویٰ اور ہر وقت کا حاضر رہنا کسی وقت غائب نہ ہونا یاد کرکے خاموش ہوجاتا تھا اور جب حمل کا خیال کرتا تھا تو اُنکو بری سمجھنا مشکل معلوم ہوتا تھا بالآخر اس نے حضرت مریم سے کہا کہ میرے دل میں ایک بات آئی ہے ہرچند چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب صبر نہیں ہوتا ہے آپ اجازت دیجیے کہ میں کہہ گزروں تاکہ میرے دل کی پریشانی رفع ہو حضرت مریم نے کہا کہ اچھی بات کہو تو اس نے کہا کہ اے مریم مجھے بتاؤ کہ کیا کھیتی بغیر تخم اور درخت بغیر بارش کے اور بچہ بغیر باپ کے ہوسکتا ہے حضرت مریم نے فرمایا کہ ہاں تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلے کھیتی پیدا کی بغیر تخم ہی کے پیدا کی اور درخت اپنی قدرت سے بغیر بارش کے اُگائے کیا تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پانی کی مدد بغیر درخت پیدا کرنے پر قادر نہیں یوسف نے کہا میں یہ تو نہیں کہتا بیشک میں اسکا قائل ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے جسے کُن فرمائے وہ ہوجاتی ہے حضرت مریم نے کہا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی بی بی کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا حضرت مریم کے اس کلام سے یوسف کا شبہہ رفع ہوگیا اور حضرت مریم حمل کے سبب سے ضعیف ہوگئیں تھیں اسلیے وہ خدمت مسجد میں اُنکی نیابت انجام دینے لگا اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو الہام کیا کہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ چلی جائیں اس لیے وہ بیت لحم میں چلی گئیں ف۱۲ جسکا درخت جنگل میں خشک ہوگیا تھا وقت تیز سردی کا تھا آپ اس درخت کی جڑ میں آئیں تاکہ اس سے ٹیک لگائیں اور فضیحت کے اندیشہ سے ف۱۳ جبریل نے وادی کے نشیب سے ف۱۴ اپنی تنہائی کا اور کھانے پینے کی کوئی چیز موجود نہ ہونیکا اور لوگوں کی بدگوئی کرنے کا ف۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یا حضرت جبریل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو آب شیریں کا ایک چشمہ جاری ہوگیا اور کھجور کا درخت سرسبز ہوگیا پھل لایا وہ پھل پختہ اور رسیدہ ہوگئے اور حضرت مریم سے کہا گیا ف۱۶ جو زچہ کے لیے بہترین غذا ہیں۔

عَيْنًا ۚ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا ۙ فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ

ٹھنڈی رکھ ف۱ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے ف۲ تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے

صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۖ

تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی ف۳ تو اسے گود میں لے اپنی قوم کے پاس آئی ف۴

قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ

بولے اے مریم بیشک تو نے بہت بُری بات کی اے ہارون کی بہن ف۵ تیرا باپ ف۶

أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ

بُرا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں ف۷ بدکار اُس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا ف۸

قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ إِنِّي عَبْدُ

وہ بولے ہم کیسے بات کریں اُس سے جو پالنے میں بچہ ہے ف۹ بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ

اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ

ف۱۰ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانیوالا (نبی) کیا ف۱۱ اور اس نے مجھے مبارک کیا ف۱۲ میں کہیں ہوں

وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَ

اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جبتک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنیوالا ف۱۳

لَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ

اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا اور وہی سلامتی مجھ پر ف۱۴ جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن

أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ

مروں اور جس دن زندہ اُٹھایا جاؤں ف۱۵ یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا سچی بات

الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ ۖ

جس میں شک کرتے ہیں ف۱۶ اللہ کو لائق نہیں کہ کسی کو اپنا بچہ ٹھہرائے پاکی ہے

سُبْحَانَهُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٣٥﴾ وَإِنَّ

اس کو ف۱۷ جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یونہی کہ اس سے فرماتا ہے ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے اور عیسیٰ نے

اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٣٦﴾

کہا بیشک اللہ رب ہے میرا اور تمہارا ف۱۸ تو اس کی بندگی کرو یہ راہ سیدھی ہے

ف۱ اپنے فرزند عیسیٰ سے ف۲ کہ تجھ سے بچے کو دریافت کرتا ہے ف۳ پہلے زمانہ میں بولنے اور کلام کرنے کا بھی روزہ ہوتا تھا جیسا کہ ہماری شریعت میں کھانے اور پینے کا روزہ ہوتا ہے ہماری شریعت میں چپ رہنے کا روزہ منسوخ ہوگیا حضرت مریم کو سکوت کی نذر ماننے کا اس لیے حکم دیا گیا تاکہ کلام حضرت عیسیٰ فرمائیں اور انکا کلام حجت قویہ ہو جس سے تہمت زائل ہو جائے اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے مسئلہ سفیہ کے جواب میں سکوت و اعراض چاہیے ؎

جواب جاہلاں باشد خموشی

مسئلہ کلام کو افضل شخص کی طرف تفویض کرنا اولیٰ ہے حضرت مریم نے یہ بھی اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کروں گی ف۴ جب لوگوں نے حضرت مریم کو دیکھا کہ انکی گود میں بچہ ہے تو روئے اور غمگین ہوئے کیونکہ وہ صالحین کے گھرانے کے لوگ تھے اور ف۵ اور ہارون یا تو حضرت مریم کے بھائی کا نام تھا یا بنی اسرائیل میں اور نہایت بزرگ اور صالح شخص کا نام تھا جن کے تقویٰ اور پرہیزگاری سے تشبیہ دینے کیلیے ان لوگوں نے حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا یا حضرت ہارون برادر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی طرف نسبت کی باوجودیکہ انکا زمانہ بہت بعید تھا اور ہزار برس کا عرصہ ہو چکا تھا مگر چونکہ یہ انکی نسل سے تھیں اس لیے ہارون کی بہن کہہ دیا جیسا کہ عربوں کا محاورہ ہے کہ وہ تمیمی کو یا اخا تمیم کہتے ہیں ف۶ یعنی عمران ف۷ حنّہ ف۸ کہ جو کچھ کہنا ہے خود ان سے کہو اس پر قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور ف۹ یہ گفتگو سنکر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دودھ چھوڑ دیا اور اپنے بائیں

منزل ۴

ہاتھ پر ٹیک لگا کر قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور داہنے دست مبارک سے اشارہ کر کے کلام شروع کیا ف۱۰ پہلے اپنے بندہ ہونے کا اقرار فرمایا تاکہ کوئی انھیں خدا اور خدا کا بیٹا نہ کہے کیونکہ آپ کی نسبت یہ تہمت لگائی جانیوالی تھی اور یہ تہمت اللہ تبارک و تعالیٰ پر لگتی تھی اس لیے منصب رسالت کا اقتضا یہی تھا کہ والدہ کی براءت بیان کرنے سے پہلے اس تہمت کو رفع فرما دیں جو اللہ تعالیٰ کے جناب پاک میں لگائی جائے گی اور اسی سے وہ تہمت بھی رفع ہو گئی جو والدہ پر لگائی جاتی کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس مرتبہ عظیمہ کے ساتھ جس بندے کو نوازتا ہے بالیقین اس کی ولادت اور اس کی سرشت نہایت پاک اور طاہر ہے ف۱۱ کتاب سے انجیل مراد ہے حسن کا قول ہے کہ آپ بطن والدہ ہی میں تھے کہ آپکو توریت کا الہام فرما دیا گیا تھا اور پالنے میں تھے جب آپکو نبوت عطا کر دی گئی اور اس حالت میں آپ کا کلام فرمانا آپ کا معجزہ ہے بعض مفسرین نے آیت کے معنی میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ نبوت اور کتاب ملنے کی خبر تھی جو عنقریب آپ کو ملنے والی تھی ف۱۲ یعنی لوگوں کے لیے نفع پہونچانیوالا اور خیر کی تعلیم دینے والا اور اللہ تعالیٰ اور اس کی توحید کی دعوت دینے والا ف۱۳ بنایا ف۱۴ جو حضرت یحییٰ پر ہوئی ف۱۵ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کلام فرمایا تو لوگوں کو حضرت مریم کی براءت و طہارت کا یقین ہو گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنا فرما کر خاموش ہو گئے اور اسکے بعد کلام نہ کیا جبتک کہ اس عمر کو پہونچے جس میں بچے بولنے لگتے ہیں (خازن) ف۱۶ کہ یہود تو انھیں ساحر کذاب کہتے ہیں (معاذ اللہ) اور نصاریٰ انھیں خدا اور خدا کا بیٹا اور تین میں کا تیسرا کہتے ہیں تعالیٰ اللہ عما یقولون علوا کبیرا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی تنزیہ بیان فرماتا ہے ف۱۷ اس سے ف۱۸ اور اس کے سوا کوئی رب نہیں ۔

فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ

پھر جماعتیں آپس میں مختلف ہو گئیں ف۱ تو خرابی ہے کافروں کے لیے ایک بڑے دن کی

يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٣٧﴾ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ

حاضری سے ف۲ کتنا سنیں گے اور کتنا دیکھیں گے جس دن ہمارے پاس حاضر ہوں گے ف۳ مگر آج ظالم

الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ

کھلی گمراہی میں ہیں ف۴ اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا ف۵ جب کام ہو چکے گا ف۶

وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ

اور وہ غفلت میں ہیں ف۷ اور نہیں مانتے بے شک زمین اور جو کچھ اس پر ہے

وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ

سب کے وارث ہم ہوں گے ف۸ اور وہ ہماری ہی طرف پھریں گے ف۹ اور کتاب میں ف۱۰ ابراہیم کو یاد کرو

إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ

بے شک وہ صدیق تھا ف۱۱ (نبی) غیب کی خبریں بتاتا جب اپنے باپ سے بولا ف۱۲ اے میرے باپ

مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي

کیوں ایسے کو پوجتا ہے جو نہ سنے نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے ف۱۳ اے میرے باپ

قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا

بیشک میرے پاس ف۱۴ وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا تو تو میرے پیچھے چلا آ ف۱۵ میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں

سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ

ف۱۶ اے میرے باپ شیطان کا بندہ نہ بن ف۱۷ بیشک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے

عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ

اے میرے باپ میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن کا کوئی عذاب پہونچے

فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ

تو تو شیطان کا رفیق ہو جائے ف۱۸ بولا کیا تو میرے خداؤں سے منہ پھیرتا ہے اے ابراہیم

لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ

بیشک اگر تو ف۱۹ باز نہ آیا تو میں تجھے پتھراؤ کروں گا اور مجھ سے زمانہ دراز تک بے علاقہ ہو جا ف۲۰ کہا بس تجھے سلام ہے ف۲۱

ع ٢ ٢٥ — منزل ٤

ف۱ اور حضرت عیسیٰ کے باب میں نصاریٰ کے کئی فرقے ہو گئے ایک یعقوبیہ ایک نسطوریہ ایک ملکانیہ یعقوبیہ کہتا تھا کہ وہ اللہ ہے زمین پر اتر آیا تھا پھر آسمان پر چڑھ گیا نسطوریہ کا قول ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے جب تک چاہا اسے زمین پر رکھا پھر اٹھا لیا اور تیسرا فرقہ یہ کہتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے ہیں مخلوق ہیں نبی ہیں یہ مؤمن تھا (مدارک)

ف۲ بڑے دن سے روز قیامت مراد ہے

ف۳ اور اس دن کا دیکھنا اور سننا کچھ نفع نہ دیگا جب انھوں نے دنیا میں دلائل حق کو نہیں دیکھا اور اللہ کے مواعید کو نہیں سنا بعض مفسرین نے کہا کہ یہ کلام بطریق تہدید ہے کہ اس روز ایسی ہولناک باتیں سنیں اور دیکھیں گے جن سے دل پھٹ جائیں

ف۴ نہ حق دیکھیں نہ حق سنیں بہرے اندھے بنے ہوئے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الٰہ اور معبود ٹھہراتے ہیں باوجودیکہ انھوں نے بصراحت اپنے بندہ ہونے کا اعلان فرمایا

ف۵ حدیث شریف میں ہے کہ جب کافر منازل جنت دیکھیں گے جن سے وہ محروم کیے گئے تو انھیں ندامت و حسرت ہوگی کہ کاش وہ دنیا میں ایمان لے آئے ہوتے

ف۶ اور جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں پہونچیں گے ایسا سخت دن درپیش ہے

ف۷ اور اس دن کے لیے کچھ فکر نہیں کرتے

ف۸ یعنی سب فنا ہو جائیں گے ہم ہی باقی رہیں گے

ف۹ ہم انھیں ان کے اعمال کی جزا دیں گے

ف۱۰ یعنی قرآن میں

ف۱۱ یعنی کثیر الصدق بعض مفسرین نے کہا کہ صدیق کے معنی ہیں کثیر التصدیق جو اللہ تعالیٰ اور اس کی وحدانیت اور اس کے انبیاء اور اس کے رسولوں کی اور مرنے کے بعد اٹھنے کی تصدیق کرے اور احکام الٰہیہ بجالائے

ف۱۲ یعنی آذر بت پرست سے

ف۱۳ یعنی عبادت معبود کی غایت تعظیم ہے اس کا وہی مستحق ہو سکتا ہے جو صاحب اوصاف کمال اور ولی نعم ہو نہ کہ بت جیسی ناکارہ مخلوق مدعا یہ ہے کہ اللہ واحد لاشریک لہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں

ف۱۴ میرے رب کی طرف سے معرفت الٰہی کا

ف۱۵ میرا دین قبول کر

ف۱۶ جس سے تو قرب الٰہی کی منزل مقصود تک پہونچ سکے

ف۱۷ اور اس کی فرمانبرداری کر کے کفر و شرک میں مبتلا نہ ہو

ف۱۸ اور لعنت و عذاب میں اس کا ساتھی ہو اس نصیحت لطف آمیز اور ہدایت دلپذیر سے آذر نے نفع نہ اٹھایا اور اس کے جواب میں ف۱۹ بتوں کی مخالفت اور ان کو برا کہنے اور ان کے عیوب بیان کرنے سے ف۲۰ تاکہ میرے ہاتھ و زبان سے امن میں رہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۲۱ یہ سلام متارکت تھا۔

ف۱ کہ وہ مجھے توفیق توبہ و ایمان دیکر تیری مغفرت کرے ف۲ شہر بابل سے شام کی طرف ہجرت کرکے ف۳ جس نے مجھے پیدا کیا اور مجھ پر احسان فرمائے ف۴ اس میں تعریض ہے کہ جیسے تم بتوں کی پوجا کرکے بدنصیب ہوئے خدا کے پرستار کے لیے یہ بات نہیں اس کی بندگی کرنے والا شقی و محروم نہیں ہوتا ف۵ ارض مقدسہ کی طرف ہجرت کرکے ف۶ فرزند ف۷ فرزند کے فرزند یعنی پوتے فائدہ آپ نے اپنے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا اس آیت میں یہ اشارہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی عمر شریف اتنی دراز ہوئی کہ

میں یہ بتایا گیا کہ اللہ کے لیے ہجرت کرنے اور اپنے گھر بار کو چھوڑنے کی یہ جزا ملی کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹے اور پوتے عطا فرمائے ف۸ کہ اموال و اولاد بکثرت عنایت کیے ف۹ کہ ہر دین والے مسلمان ہوں خواہ یہودی خواہ نصرانی سب اُنکی ثنا کرتے ہیں اور نمازوں میں ان پر اور ان کی آل پر درود پڑھا جاتا ہے ف۱۰ طور ایک پہاڑ کا نام ہے جو مصر و مدین کے درمیان ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدین کو آتے ہوئے طور کی اس جانب سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے داہنی طرف تھی ایک درخت سے ندا دی گئی یٰمُوْسٰۤى اِنِّىْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا پالنے والا ف۱۱ مرتبہ قرب عطا فرمایا حجاب مرتفع کیے یہاں تک کہ آپ نے صریر اقلام سنی اور آپ کی قدر و منزلت بلند کی گئی اور آپ سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا ف۱۲ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ یارب میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو آپ کی دعا سے نبی کیا حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے تھے ف۱۳ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد ہیں ف۱۴ انبیاء سب ہی سچے ہوتے ہیں لیکن آپ اس وصف میں خاص شہرت رکھتے ہیں ایک مرتبہ کسی مقام پر آپ کو کوئی شخص کہہ گیا تھا کہ آپ یہیں ٹھہرے رہیے جب تک میں واپس آؤں آپ اس جگہ اس کے انتظار میں تین روز ٹھہرے رہے آپ نے صبر کا وعدہ کیا تھا ذبح کے موقع پر اس شان سے اسکو وفا فرمایا کہ سبحان اللہ ف۱۵ اور اپنی قوم جرہم کو جنکی طرف آپ مبعوث تھے ف۱۶ بسبب اپنے طاعت و اعمال و صبر و استقلال و احوال و خصال کے ف۱۷ آپ کا نام اخنوخ ہے آپ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کے دادا ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ ہی پہلے رسول ہیں آپ کے والد حضرت شیث بن آدم علیہ السلام ہیں سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ آپ ہی ہیں کپڑوں کے سینے اور سلے کپڑے پہننے کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہوئی آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علم نجوم و حساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں یہ سب کام آپ ہی سے شروع ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر تیس صحیفے نازل کیے اور کتب الٰہیہ کی کثرت درس کے باعث آپکا نام ادریس ہوا ف۱۸ دنیا میں انھیں علو مرتبت عطا کیا یا یہ معنی ہیں کہ آسمان پر اٹھا لیا اور یہی صحیح تر ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان چہارم پر دیکھا حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ الصلاۃ والسلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے تم میری روح قبض کرکے دکھاؤ انھوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کرکے اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی آپ زندہ ہو گئے فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ

ع
١٠

منزل ٤

سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا

قریب ہے کہ میں تیرے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا ف۱ بیشک وہ مجھ پر مہربان ہے اور میں ایک

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ

کنارے ہو جاؤں گا ف۲ تم سے اور ان سب سے جنکو اللہ کے سوا پوجتے ہو اور اپنے رب کو پوجونگا ف۳ قریب ہے کہ میں اپنے رب کی بندگی سے

رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا

بدبخت نہ ہوں ف۴ پھر جب اُن سے اور اللہ کے سوا اُنکے معبودوں سے کنارہ کر گیا ف۵ ہم نے اُسے

لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا

اسحٰق ف۶ اور یعقوب ف۷ عطا کیے اور ہر ایک کو غیب کی خبریں بتانے والا نبی کیا اور ہم نے انہیں اپنی رحمت عطا کی ف۸

وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ ع وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ؗ

اور اُن کے لیے سچی بلند ناموری رکھی ف۹ اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو

اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ

بے شک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا اور اسے ہم نے طور کی داہنی جانب سے

الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ

ندا فرمائی ف۱۰ اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا ف۱۱ اور اپنی رحمت سے اسکا بھائی ہارون عطا کیا

هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ؗ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ

(غیب کی خبریں بتانے والا نبی) ف۱۲ اور کتاب میں اسمٰعیل کو یاد کرو ف۱۳ بیشک وہ وعدے کا سچا تھا

الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ

ف۱۴ اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا اور اپنے گھر والوں کو ف۱۵ نماز اور

الزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ؗ

زکوٰۃ کا حکم دیتا اور اپنے رب کو پسند تھا ف۱۶ اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو ف۱۷

اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ اُولٰٓئِكَ

بیشک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں دیتا اور ہم نے اُسے بلند مکان پر اُٹھا لیا ف۱۸ یہ ہیں

الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ

جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے آدم کی اولاد سے ف۱۹ اور اُن میں

تاکہ خوف الٰہی زیادہ ہو چنانچہ یہ بھی کیا گیا جہنم دیکھکر آپ نے مالک داروغہ جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اسپر گزرنا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اسپر سے گزرے پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ وہ آپکو جنت میں لے گئے آپ دروازے کھلوا کر جنت میں داخل ہوئے تھوڑی دیر انتظار کرکے ملک الموت نے کہا کہ آپ اب اپنے مقام پر تشریف لے چلیے فرمایا اب میں یہاں سے کہیں نہ جاؤنگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وہ میں چکھ ہی چکا ہوں اور یہ فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کہ ہر شخص کو جہنم پر گزرنا ہے تو میں گزر چکا اب میں جنت میں پہنچ گیا اور جنت میں پہنچنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ کہ وہ جنت سے نکالے نہ جائیں گے اب مجھے جنت سے چلنے کے لیے کیوں کہتے ہو اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو وحی فرمائی کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے جو کچھ کیا میرے اذن سے کیا اور وہ میرے اذن سے جنت میں داخل ہوئے انھیں چھوڑ دو وہ جنت ہی میں رہیں گے چنانچہ آپ وہاں زندہ ہیں ف۱۹ یعنی حضرت ادریس و حضرت نوح علیہما السلام

حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْرَآءِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَ

جنکو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا ف۱ اور ابراہیم ف۲ اور یعقوب کی اولاد ف۳ اور انہیں سے جنھیں ہم نے راہ دکھائی اور

اجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ﴿۵۸﴾ السجدة

چن لیا ف۴ جب ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتیں گر پڑتے سجدہ کرتے اور روتے ف۵

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ

تو اُنکے بعد انکی جگہ وہ ناخلف آئے ف۶ جنھوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے ف۷

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صٰلِحًا فَأُولٰٓئِكَ

تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے ف۸ مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو یہ لوگ

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ﴿۶۰﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ٱلَّتِي وَعَدَ

جنت میں جائیں گے اور انہیں کچھ نقصان نہ دیا جائے گا ف۹ بسنے کے باغ جنکا وعدہ رحمٰن نے اپنے

الرَّحْمٰنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُونَ

ف۱۰ بندوں سے غیب میں کیا ف۱۱ بیشک اُس کا وعدہ آنے والا ہے وہ اس میں کوئی بیکار بات

فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلٰمًا ۖ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ

نہ سنیں گے مگر سلام ف۱۲ اور اُنھیں اُس میں اُنکا رزق ہے صبح و شام ف۱۳ یہ وہ

الْجَنَّةُ ٱلَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ

باغ ہے جسکا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اُسے کرینگے جو پرہیزگار ہے (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی)

إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۖ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ

ف۱۴ ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اسکے درمیان ہے

وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

ف۱۵ اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں ف۱۶ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ انکے بیچ میں ہے سب کا مالک

فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ وَيَقُولُ الْإِنْسٰنُ

تو اُسے پوجو اور اس کی بندگی پر ثابت رہو کیا اُس کے نام کا دوسرا جانتے ہو ف۱۷ اور آدمی کہتا ہے

أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾ أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنْسٰنُ أَنَّا

کیا جب میں مر جاؤنگا تو ضرور عنقریب جلا کر نکالا جاؤنگا ف۱۸ اور کیا آدمی کو یاد نہیں کہ

ف۱ یعنی ابراہیم علیہ السلام جو حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے اور آپکے فرزند سام کے فرزند ہیں

ف۲ کی اولاد سے حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب

ف۳ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور حضرت زکریا اور حضرت یحیٰی اور حضرت عیسیٰ صلوات اللہ علیہم وسلامہ

السجدة ۵

ف۴ شرح شریعت و کشف حقیقت کیلیے

ف۵ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں خبر دی کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سنکر خضوع وخشوع اور خوف سے روتے اور سجدے کرتے تھے مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک بخشوع قلب سننا اور رونا مستحب ہے

ف۶ مثل یہود و نصاریٰ وغیرہ کے

ف۷ اور بجائے طاعت الٰہی کے معاصی کو اختیار کیا

ف۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم کے وادی بھی پناہ مانگتے ہیں یہ اُن لوگوں کیلیے ہے جو زنا کے عادی اور اسپر مصر ہوں اور جو شراب کے عادی ہوں اور جو سود خوار سود کے خوگر ہوں اور جو والدین کی نافرمانی کرنے والے ہوں اور جو جھوٹی گواہی دینے والے ہوں

ف۹ اور انکے اعمال کی جزا میں کچھ بھی کمی نہ کیجائے گی

منزل ۴

ف۱۰ ایماندار صالح و تائب

ف۱۱ یعنی اس حال میں کہ جنت اُن سے غائب ہو اُنکی نظر کے سامنے نہیں یا اس حال میں کہ وہ جنت سے غائب ہیں اسکا مشاہدہ نہیں کرتے

ف۱۲ ملائکہ کا یا آپس میں ایک دوسرے کا

ف۱۳ یعنی علی الدوام کیونکہ جنت میں رات اور دن نہیں ہیں اہل جنت ہمیشہ نور ہی میں رہیں گے یا مراد یہ ہے کہ دنیا کے دن کی مقدار میں دو مرتبہ بہشتی نعمتیں اُن کے سامنے پیش کیجائینگی

ف۱۴ شانِ نزول بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبریل سے فرمایا اے جبریل تم جتنا ہمارے پاس آیا کرتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

ف۱۵ یعنی تمام اماکن کا وہی مالک ہے ہم ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل و حرکت کرنے میں اسکے حکم و مشیت کے تابع ہیں وہ ہر حرکت و سکون کا جاننے والا اور غفلت و نسیان سے پاک ہے

ع ۵

ف۱۶ جب چاہے ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجے

ف۱۷ یعنی کسی کو اس کے ساتھ اسم کی شرکت بھی نہیں اور اس کی وحدانیت اتنی ظاہر ہے کہ مشرکین نے بھی اپنے کسی معبودِ باطل کا نام اللہ نہیں رکھا

ف۱۸ انسان سے یہاں مراد وہ کفار ہیں جو موت کے بعد زندہ کیے جانے کے منکر تھے جیسے کہ اُبی بن خلف اور ولید بن مغیرہ انھیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور یہی اس کی شان نزول ہے۔

خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ
ہم نے اس سے پہلے اُسے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا ف۱ تو تمہارے رب کی قسم ہم اُنھیں ف۲ اور شیطانوں

ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ
سب کو گھیر لائیں گے ف۳ اور اُنھیں دوزخ کے آس پاس حاضر کرینگے گھٹنوں کے بل گرے پھر ہم ف۴ ہر گروہ سے نکالیں گے

اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى
جو اُنمیں رحمٰن پر سب سے زیادہ بیباک ہوگا ف۵ پھر ہم خوب جانتے ہیں جو اس آگ میں بھوننے کے

بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾
زیادہ لائق ہیں اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو ف۶ تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى
ف۷ پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے ف۸ اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دینگے گھٹنوں کے بل گرے اور جب اُن پر ہماری

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ
روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں کافر ف۹ مسلمانوں سے کہتے ہیں کون سے گروہ کا

خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ
مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے ف۱۰ اور ہم نے اُن سے پہلے کتنی سنگتیں کھپادیں ف۱۱ کہ وہ

اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ
اُن سے بھی سامان اور نمود میں بہتر تھے تم فرماؤ جو گمراہی میں ہو تو اُسے رحمٰن خوب ڈھیل دے

مَدًّا ۚ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ
ف۱۲ یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں وہ چیز جسکا اُنھیں وعدہ دیا جاتا ہے یا تو عذاب ف۱۳ یا قیامت ف۱۴

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ
تو اب جان لیں گے کہ کس کا بُرا درجہ ہے اور کس کی فوج کمزور ف۱۵ اور جنہوں نے ہدایت پائی ف۱۶

الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا
اللہ اُنھیں اور ہدایت بڑھائے گا ف۱۷ اور باقی رہنے والی نیک باتوں کا ف۱۸ تیرے رب کے یہاں سب سے بہتر ثواب

وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا
اور سب سے بھلا انجام ف۱۹ تو کیا تم نے اُسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال

ف۱ تو جس نے معدوم کو موجود فرمایا اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کر دینا کیا تعجب
ف۲ یعنی منکرین بعث کو
ف۳ یعنی کفار کو اُن کے گمراہ کرنے والے شیاطین کے ساتھ اس طرح کہ ہر کافر شیطان کے ساتھ ایک زنجیر میں جکڑا ہوگا
ف۴ کفار کے
ف۵ یعنی دخول نار میں جو سب سے زیادہ سرکش اور کفر میں اشد ہوگا وہ مقدم کیا جائے گا بعض روایات میں ہے کہ کفار سب کے سب جہنم کے گرد زنجیروں میں جکڑے طوق ڈالے ہوئے حاضر کیے جائینگے پھر جو کفر و سرکشی میں اشد ہوں گے وہ پہلے جہنم میں داخل کیے جائیں گے
ف۶ نیک ہو یا بد مگر نیک سلامت رہیں گے اور جب انکا گزر دوزخ پر ہوگا تو دوزخ سے صدا اُٹھے گی کہ اے مومن گزر جا کہ تیرے نور نے میری لپٹ سرد کر دی حسن و قتادہ سے مروی ہے کہ دوزخ پر گزرنے سے پل صراط پر گزرنا مراد ہے جو دوزخ پر ہے۔
ف۷ یعنی ورود جہنم قضا کے لازم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم کیا ہے

منزل ۴

ف۸ یعنی ایمانداروں کو
ف۹ مثل نضر بن حارث وغیرہ کفار قریش بناؤ سنگار کر کے بالوں میں تیل ڈال کر کنگھیاں کر کے عمدہ لباس پہنکر فخر و تکبر کے ساتھ غریب فقیر
ف۱۰ مدعا یہ ہے کہ جب آیات نازل کیجاتی ہیں اور دلائل و براہین پیش کیے جاتے ہیں تو کفار ان میں تو غور نہیں کرتے اور ان سے فائدہ نہیں اُٹھاتے اور بجائے اس کے دولت و مال اور لباس و مکان پر فخر و تکبر کرتے ہیں ف۱۱ انہیں ہلاک کر دیں
ف۱۲ دنیا میں اس کی عمر دراز کر کے اور اسکو اسکی گمراہی و طغیان میں چھوڑ کر ف۱۳ دنیا کا قتل و گرفتاری
ف۱۴ جو طرح طرح کی رسوائی اور عذاب پر مشتمل ہے
ف۱۵ کفار کی شیطانی فوج یا مسلمانوں کا ملکی لشکر اس میں مشرکین کے اس قول کا رد ہے جو انھوں نے کہا تھا کہ کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے
ف۱۶ اور ایمان سے مشرف ہوئے
ف۱۷ اسپر استقامت عطا فرما کر اور مزید بصیرت و توفیق دے کر ف۱۸ طاعتیں اور آخرت کے تمام اعمال اور پنجگانہ نمازیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور اس کا ذکر اور تمام اعمال صالحہ یہ سب باقیات صالحات ہیں کہ مومن کیلئے باقی رہتے ہیں اور کام آتے ہیں ف۱۹ بخلاف اعمال کفار کے کہ وہ سب نکمے اور باطل ہیں۔

۱۔ سنگتیں کھپادیں، قومیں ختم کردیں

ف۱ شانِ نزول بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت خباب بن ارت کا زمانہ جاہلیت میں عاص بن وائل سہمی پر قرض تھا وہ اسکے پاس تقاضے کو گئے تو عاص نے کہا کہ میں تمہارا قرض نہ ادا کرونگا جبتک کہ تم سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پھر نہ جاؤ اور کفر اختیار نہ کرو حضرت خباب نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یہانتک کہ تو مرے اور مرنیکے بعد زندہ ہو کر اٹھے وہ کہنے لگا کیا میں مرنیکے بعد پھر اٹھونگا حضرت خباب نے کہا ہاں عاص نے کہا تو پھر مجھے چھوڑئیے یہانتک کہ میں مرجاؤں اور مرنیکے بعد پھر زندہ ہوں اور مجھے مال و اولاد ملے جب ہی آپکا قرض ادا کرونگا اسپر یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں ف۲ اور اُس نے لوح محفوظ میں دیکھ لیا ہے کہ آخرت میں اُسکو مال و اولاد ملے گی ف۳ ایسا نہیں ہے تو ف۴ یعنی مال و اولاد ان سب کی ملک و اسکا تصرف اسکی ہلاک ہونیسے اٹھ جائیگا اور ف۵ کہ نہ اسکے پاس مال ہوگا نہ اولاد اور اُسکا یہ دعوٰی کرنا جھوٹا ہو جائیگا ف۶ یعنی مشرکوں نے جنکو معبود بنایا اور انکی عبادت کرنے لگے اس امید پر ف۷ اور انکی مدد کریں اور اُنھیں عذاب سے بچائیں ف۸ ایسا ہو ہی نہیں سکتا ف۹ بت جنھیں یہ پوجتے تھے ف۱۰ اُنھیں جھٹلائیں گے اور انپر لعنت کرینگے اللہ تعالٰی اُنھیں زبان دیگا اور وہ کہینگے یارب انھیں عذاب کر ف۱۱ یعنی شیاطین کو انپر چھوڑ دیا اور مسلط کر دیا ف۱۲ اور معاصی پر اُبھارتے ہیں

ف۱۳ اعمال کی جزا کے لیے یا سانسوں کی فنا کے لیے یا دنوں مہینوں اور برسوں کی اس میعاد کے لیے جو انکے عذاب کے واسطے مقرر ہے۔

ع ۵

ف۱۴ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ مومنین متقین حشر میں اپنی قبروں سے سوار کرکے اُٹھائے جائیں گے اور ان کی سواریوں پر طلائی مرصع زینیں اور پالان ہونگے ف۱۵ ذلت و اہانت کے ساتھ بسبب اُنکے کفر کے

ف۱۶ یعنی جنھیں شفاعت کا اذن مل چکا ہے وہی شفاعت کرینگے یا یہ معنی ہیں کہ شفاعت صرف مومنین کی ہوگی اور وہی اس سے فائدہ اُٹھائیں گے حدیث شریف میں ہے جو ایمان لایا جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اسکے لیے اللہ کے نزدیک عہد ہے

منزل ۴

ف۱۷ یعنی یہودی و نصرانی و مشرکین جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے کہ ف۱۸ اور انتہا درجہ کا باطل و نہایت سخت و شنیع کلمہ تم زبان سے نکالا

ف۱۹ یعنی یہ کلمہ ایسی بے ادبی و گستاخی کا ہے کہ اگر اللہ تعالٰی غضب فرمائے تو اُس پر تمام جہان کا نظام درہم برہم کردے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ کفار نے جب یہ گستاخی کی اور ایسا بیباکانہ کلمہ منہ سے نکالا تو جن و انس کے سوا آسمان زمین پہاڑ وغیرہ تمام خلق پریشانی سے بے چین ہوگئی اور قریب ہلاکت کے پہنچ گئی ملائکہ کو غضب ہوا اور جہنم کو جوش آیا پھر اللہ تعالٰی نے اپنی تنزیہ بیان فرمائی

ف۲۰ وہ اس سے پاک ہے اور اس کے لیے اولاد ہونا محال ہے ممکن نہیں

ف۲۱ بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہوئے اور بندہ ہونا اور اولاد ہونا جمع ہو ہی نہیں سکتا اور اولاد مملوک نہیں ہوتی تو جو مملوک ہے ہرگز اولاد نہیں

ف۲۲ سب اس کے علم میں محصور و محاط ہیں اور ہر ایک کے انفاس ایام آثار اور تمام احوال اور جملہ امور اس کے شمار میں ہیں اسپر کچھ مخفی نہیں سب اس کی تدبیر و قدرت کے تحت میں ہیں۔

وَّوَلَدًا ؕ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ؕ

اور اولاد ملیں گے ف۱ کیا غیب کو جھانک آیا ہے ف۲ یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے ہرگز نہیں ف۳

سَنَكْتُبُ مَا یَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَّنَرِثُهٗ مَا یَقُوْلُ

اب ہم لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے اور جو چیزیں کہہ رہا ہے ف۴ ان کے ہمیں وارث

وَیَاْتِیْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّیَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾

ہونگے اور ہمارے پاس اکیلا آئیگا ف۵ اور اللہ کے سوا اور خدا بنا لیے ف۶ کہ وہ اُنھیں زور دیں ف۷

كَلَّا ؕ سَیَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَیَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ

ہرگز نہیں ف۸ کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ف۹ اُنکی بندگی سے منکر ہوں گے اور ان کے مخالف ہو جائینگے ف۱۰ کیا تم نے نہ دیکھا

اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ

کہ ہم نے کافروں پر شیطان بھیجے ف۱۱ کہ وہ انھیں خوب اچھالتے ہیں ف۱۲ تو تم انپر جلدی نہ کرو

عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ

ہم تو انکی گنتی پوری کرتے ہیں ف۱۳ جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لیجائینگے مہمان بنا کر

وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ لَا یَمْلِكُوْنَ

ف۱۴ اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے ف۱۵ لوگ

الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ

شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار رکھا ہے ف۱۶ اور کافر بولے ف۱۷

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْئًا اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ

رحمٰن نے اولاد اختیار کی بیشک تم حد کی بھاری بات لائے ف۱۸ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں

مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ

اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھ کر ف۱۹ اس پر کہ اُنھوں نے رحمٰن کیلیے

وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِی

اولاد بتائی اور رحمٰن کے لائق نہیں کہ اولاد اختیار کرے ف۲۰ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ

اور زمین میں جتنے ہیں سب اُسکے حضور بندے ہو کر حاضر ہونگے ف۲۱ بیشک وہ انکا شمار جانتا ہے اور انکو ایک ایک کر کے گن رکھا ہے

ف١ بغیر مال و اولاد اور معین و ناصر کے ف٢ یعنی اپنا محبوب بنائے گا اور اپنے بندوں کے دل میں اُن کی محبت ڈال دے گا بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ فلاں میرا محبوب ہے جبریل اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر حضرت جبریل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے سب اس کو محبوب رکھیں تو آسمان والے اسکو محبوب رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مومنین صالحین و اولیائے کاملین کی مقبولیت عامہ انکی محبوبیت کی دلیل ہے جیسے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سلطان نظام الدین دہلوی اور حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر حضرات اولیائے کاملین کی عام مقبولیتیں انکی محبوبیت کی دلیل ہیں ف٣ تکذیب انبیاء کی وجہ سے کتنی بہت سی اُمتیں ہلاک کیں ف٤ وہ سب نیست و نابود کر دیئے گئے اسی طرح یہ لوگ اگر وہی طریقہ اختیار کریں گے تو انکا بھی وہی انجام ہوگا

عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

اور ان میں ہر ایک روزِ قیامت اسکے حضور اکیلا حاضر ہوگا ف١ بیشک وہ جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ

اچھے کام کیے عنقریب اُنکے لیے رحمٰن محبت کر دے گا ف٢ تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں یونہی آسان

لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا

فرمایا کہ تم اس سے ڈر والوں کو خوشخبری دو اور جھگڑالو لوگوں کو اس سے ڈر سناؤ اور ہم نے اُن سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں ع

قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

ف٣ کیا تم اُن میں کسی کو دیکھتے ہو یا اُن کی بھنک سنتے ہو ف٤

النصف ع ١٦